السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میاں چنوں سے عبدالمنان سوال کرتے ہیں کہ آیا اپنے دادا کی بھتیجی سے نکاح ہو سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم نے جن خونی رشتوں کی حرمت کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہیں: مائیں 'بیٹیاں 'بہنیں 'پھوپھیاں 'خالائیں 'بھانجیاں ان کے علاوہ دیگر خونی رشتوں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(ان کے ماسوا جتنی عورتیں ہیں انہیں اپنے اموال کے ذریعے سے حاصل کرنا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا بشرطیکہ حصار نکاح میں ان کو محفوظ کرو نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو۔''(4/النساء:24''

صورت مسئولہ میں جس خونی رشتے کا ذکر ہے وہ باپ کی چچا زاد بہن ہے۔ اس کا محرمات میں کوئی ذکر نہیں لہٰذا یہ حلال اور جائز ہے اگر باپ کی حقیقی بہن ہوتی تو یہ رشتہ بنص قرآن حرام تھا لیکن مذکورہ رشتہ اس کے علاوہ ہے۔ چونکہ حقیقی پھوپھی نہیں ہے اس لئے اسے نکاح میں لایا جا سکتا ہے۔

واضح رہے کہ بیٹیوں میں نواسیاں پوتیاں اور پڑپوتیاں تمام شامل ہیں اسی طرح بہنوں میں حقیقی مادری اور پدری بہنیں سب حرام ہیں۔ نیز باپ اور ماں کی بہن خواہ حقیقی ہو خواہ مادری یا باپ شریک بہرحال وہ بیٹے پر حرام ہے۔ اسی طرح بھائی اور بہن خواہ سگے ہوں یا سوتیلے یا باپ شریک ان کی بیٹیاں ایک شخص کے لئے اپنی بیٹی کی طرح حرام ہیں۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:354